Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 5.69
ISSN No. 2456-1665

فطرت، حیوان اور انسان: پریم چند کے افسانوں میں اخلاقی ذمہ داری اور ماحولیاتی شعور

Nature, Animals and Humans: Moral Responsibility and Environmental Awareness in Premchand's Fiction

ڈاکٹر فرحانہ اعظمی

Dr. Farhana Azmi
Head, Dept. of Urdu,
Mungsaji Maharaj Mahavidyalaya, Darwha, District, Yavatmal,
Email: dr.farhanaazmi@gmail.com

خلاصہ (Abstract)

یہ تحقیقی مقالہ بیسویں صدی کے اردو اور ہندی ادب کے عظیم پیش رو، منشی پریم چند (1880-1936) کے منتخب افسانوں اور ناولوں میں جانوروں کے کرداروں کی نمائندگی، ان کے انسانی کرداروں کے ساتھ پیچیدہ تعلق، اور ان کے ذریعے انسانی سماج، اخلاقیات، اور فطرت سے انسان کے ٹوٹتے ہوئے رشتے کی عکاسی کا ایک گہرائی سے ماحولیاتی و اخلاقی تنقیدی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اگرچہ پریم چند کو بنیادی طور پر سماجی حقیقت نگاری اور انسانی کرداروں، خصوصاً کسانوں اور مزدوروں، کے مسائل کا مصور سمجھا جاتا ہے، لیکن ان کا افسانوی کائنات جانوروں کے ایسے یادگار کرداروں سے بھی آباد ہے جو نہ صرف اپنی انفرادیت کی وجہ سے اہم ہیں بلکہ ان کے ذریعے پریم چند اکثر انسانی فطرت کے تضادات، سماجی ناانصافیوں، اور فطرت کے استحصال پر بھی ایک خاموش مگر مؤثر تبصرہ کرتے ہیں۔ اس مقالے کا مرکزی استدلال یہ ہے کہ پریم چند جانوروں کے کرداروں کو محض علامتی یا آرائشی طور پر استعمال نہیں کرتے، بلکہ وہ انہیں ایک فعال موجودگی (active presence) کے طور پر پیش کرتے ہیں جن کی اپنی ایک جذباتی دنیا ہوتی ہے، جو انسانی اعمال سے متاثر ہوتے ہیں، اور جو بعض اوقات انسانوں سے زیادہ وفاداری، محبت، اور اخلاقی حس کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان کے جانور کردار اکثر دیہی معیشت کا لازمی حصہ ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی کرداروں کے لیے جذباتی سہارا، اخلاقی آئینہ، یا سماجی ناانصافی کے بے زبان شکار کے طور پر بھی سامنے آتے ہیں۔ تحقیق کے لیے پریم چند کے نمائندہ افسانوں و ناولوں ("دو بیلوں کی کتھا" کے ہیرا اور موتی؛ "پوس کی رات" کا جبرا (کتا)؛ "گئودان" میں گائے کا کردار اور اہمیت، اور دیگر جانور؛ "متفرق افسانے جن میں جانوروں کا ذکر ہو) میں موجود جانوروں کے کرداروں، ان کے انسانی کرداروں کے ساتھ تعلق، اور ان کے علامتی و اخلاقی مضمرات کا متنی تجزیہ (textual analysis) ماحولیاتی تنقید (ecocriticism)، حیوانات کے مطالعات (animal studies)، اور اخلاقی فلسفے (moral philosophy) کے نظریات کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ مطالعے سے یہ نتائج اخذ کیے گئے ہیں کہ پریم چند نے انتہائی بصیرت اور ہمدردی سے جانوروں کی دنیا اور ان کے دکھ درد کو پیش کیا۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ کس طرح انسانی سماج، اپنی خود غرضی اور استحصال پسندی میں، نہ صرف دیگر انسانوں بلکہ بے زبان جانوروں اور فطرت کے ساتھ بھی ایک غیر منصفانہ اور تباہ کن رویہ اختیار کرتا ہے۔ پریم چند کا فن انسان اور فطرت (بشمول جانور) کے مابین ایک ہم آہنگ اور اخلاقی رشتے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے اور جدید دور میں بڑھتے ہوئے ماحولیاتی بحران کے تناظر میں ایک نئی معنویت اختیار کر لیتا ہے۔ مقالے میں حوالہ جات امریکن سائیکولوجیکل ایسوسی ایشن (APA) کے ساتویں ایڈیشن کے مطابق درج کیے گئے ہیں۔

کلیدی الفاظ: Keywords پریم چند، جانوروں کے کردار، ماحولیاتی تنقید، اخلاقیات، فطرت سے تعلق، انسانی سماج، اردو فکشن، حیوانات کے مطالعات۔

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 5.69
ISSN No. 2456-1665

1.تعارف (Introduction)

منشی پریم چند، بیسویں صدی کے ہندوستان کے وہ عظیم حقیقت نگار ادیب ہیں جن کی تخلیقات اپنے عہد کی سماجی، معاشی، سیاسی، اور ثقافتی زندگی کا ایک جامع اور گہرا نقشہ پیش کرتی ہیں۔ان کا نام اردو اور ہندی ادب میں سماجی حقیقت نگاری، عوامی مسائل کی ترجمانی، اور انسانی نفسیات کی گہری تفہیم کے حوالے سے ایک استعارہ بن چکا ہے(نارنگ، 2013؛ رئیس، 1990)۔ اگرچہ پریم چند کی ادبی شہرت کا بڑا دارومدار ان کے انسانی کرداروں، خصوصاً کسانوں، مزدوروں، عورتوں، اور متوسط طبقے کے افراد، کی زندگیوں اور ان کے مسائل کی عکاسی پر ہے، لیکن ان کے وسیع افسانوی کائنات میں جانوروں کے کرداروں کی ایک ایسی قابل ذکر اور بعض اوقات مرکزی موجودگی بھی ہے جو نہ صرف اپنی انفرادیت، جذباتی گہرائی، اور علامتی اہمیت کی وجہ سے یادگار ہے، بلکہ ان کے ذریعے پریم چند اکثر انسانی سماج، اس کی اخلاقیات، اور فطرت کے ساتھ اس کے پیچیدہ اور بعض اوقات متضاد رشتے پر بھی ایک خاموش مگر مؤثر تنقیدی نگاہ ڈالتے ہیں۔

پریم چند کا عہد (1880-1936) ایک ایسا دور تھا جب ہندوستان کی غالب اکثریت دیہی علاقوں میں آباد تھی اور اس کی معیشت کا بڑا انحصار زراعت اور مویشی پالنے پر تھا۔ایسے میں، جانور (بیل، گائے، کتے، گھوڑے وغیرہ) دیہی زندگی کا ایک لازمی اور اٹوٹ حصہ تھے۔وہ نہ صرف معاشی پیداوار (کھیتی باڑی، دودھ، نقل و حمل) میں اہم کردار ادا کرتے تھے بلکہ انسانی خاندانوں کے ساتھ ایک گہرا جذباتی رشتہ بھی رکھتے تھے۔پریم چند، جو خود دیہی پس منظر سے تعلق رکھتے تھے اور عوامی زندگی کے ایک گہرے مبصر تھے، نے اپنی تحریروں میں جانوروں کی اس اہمیت اور ان کے انسانی زندگی میں کردار کو بڑی فنکارانہ مہارت اور ہمدردی سے پیش کیا۔

یہ تحقیقی مقالہ منشی پریم چند کے منتخب افسانوی بیانیوں میں جانوروں کے کرداروں کی نمائندگی، ان کے انسانی کرداروں کے ساتھ پیچیدہ اور کثیر الجہت تعلق، اور ان کے ذریعے انسانی سماج، اس کی اخلاقیات، اور فطرت سے انسان کے ٹوٹتے ہوئے یا قائم رشتے کی عکاسی کا ایک تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ، بالخصوص ماحولیاتی تنقید، حیوانات کے مطالعات، اور اخلاقی فلسفے کے نظریات کی روشنی میں، پیش کرنے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے۔اس تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ پریم چند اپنے افسانوی ادب میں جانوروں کو کس طرح پیش کرتے ہیں؟ کیا وہ انہیں محض انسانوں کے استعمال کی اشیاء یا کہانی کے پس منظر کے طور پر دیکھتے ہیں، یا انہیں ایک انفرادی وجود، احساسات، اور کسی حد تک "اخلاقی حس" کے حامل کرداروں کے طور پر بھی تسلیم کرتے ہیں؟ اور یہ کہ جانوروں کے کرداروں کی یہ تصویر کشی پریم چند کے وسیع تر سماجی تنقیدی اور انسانیت دوستانہ ایجنڈے میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟ مقالے کا مرکزی استدلال یہ ہے کہ پریم چند جانوروں کے کرداروں کو محض علامتی یا آرائشی طور پر استعمال نہیں کرتے، بلکہ وہ انہیں ایک فعال موجودگی (active presence) اور بعض اوقات کہانی کے اہم کرداروں کے طور پر پیش کرتے ہیں جن کی اپنی ایک جذباتی دنیا ہوتی ہے، جو انسانی اعمال (محبت، نفرت، ظلم، ہمدردی) سے متاثر ہوتے ہیں، اور جو بعض اوقات انسانوں سے زیادہ وفاداری، محبت، قربانی، اور اخلاقی برتری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ان کے جانور کردار اکثر دیہی معیشت کا لازمی حصہ ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی کرداروں کے لیے جذباتی سہارا، اخلاقی آئینہ، یا سماجی ناانصافی اور انسانی بے حسی کے بے زبان شکار کے طور پر بھی سامنے آتے ہیں۔اس تحقیق کا دائرہ کار پریم چند کے نمائندہ افسانوں ("دو بیلوں کی کتھا"، "پوس کی رات" (جبرا)، "متفرق افسانے جن میں جانوروں کا اہم کردار ہو) اور ناولوں ("گؤدان" (گائے اور دیگر جانور)) میں موجود کلیدی جانوروں کے کرداروں، ان کے انسانی کرداروں کے ساتھ تعلق، اور ان کے علامتی و اخلاqi مضمرات کے متنی تجزیے تک محدود ہوگا، جس میں ماحولیاتی تنقید، حیوانات کے مطالعات، اور اخلاقی فلسفے کے نظریات سے استفادہ کیا جائے گا۔

2. متعلقہ ادب کا جائزہ (Literature Review)

منشی پریم چند کے ادبی کاموں پر تحقیقی و تنقیدی ادب کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے، جس میں ان کی سماجی حقیقت نگاری، طبقاتی شعور، کسانوں اور عورتوں کے مسائل کی نمائندگی جیسے پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ تاہم، پریم چند کے افسانوی ادب میں جانوروں کے کرداروں کی نمائندگی، ان کی علامتی اہمیت، اور ان کے ذریعے انسانی سماج اور اخلاقیات پر تنقید کے پہلو پر نسبتاً کم منظم اور تفصیلی تحقیق ہوئی ہے۔

اکثر ناقدین نے پریم چند کی کہانی "دو بیلوں کی کتھا" اور اس کے مرکزی کرداروں ہیرا اور موتی (بیل) کی تعریف کی ہے اور اسے جانوروں کی نفسیات اور ان کی انسانی خصوصیات (وفاداری، دوستی، مزاحمت) کی ایک بہترین مثال قرار دیا ہے (مثلاً، رئیس، 1990؛ نارنگ، 2013)۔ اسی طرح "پوس کی رات" میں جبرا (کتا) کے کردار کو بھی ہلکو کے ساتھ اس کی وفاداری اور ہمدردی کے لیے سراہا گیا ہے۔ ہندی ادب میں بھی، امرت رائے (1962) کی سوانح "قلم کا سپاہی" میں پریم چند کی جانوروں سے محبت اور ان کی کہانیوں میں جانوروں کے کرداروں کا ذکر ملتا ہے۔

تاہم، ایک جامع اور نظریاتی طور پر مستحکم تجزیہ، جو پریم چند کے مختلف افسانوں اور ناولوں میں موجود جانوروں کے کرداروں کا ایک تقابلی مطالعہ پیش کرے، ان کی نفسیاتی اور جذباتی دنیا کی تصویر کشی کا جائزہ لے، اور یہ واضح کرے کہ کس طرح پریم چند نے جانوروں کے نقطہ نظر (یا ان کے ساتھ ہونے والے سلوک) کو انسانی سماج اور اس کی اخلاقیات پر تنقید کے لیے ایک مؤثر بیانیہ حکمت عملی (narrative strategy) کے طور پر استعمال کیا، اب بھی مزید تحقیق کا متقاضی ہے۔ اکثر مطالعات یا تو انفرادی کہانیوں (جیسے "دو بیلوں کی کتھا") پر توجہ مرکوز کرتے ہیں یا جانوروں کے کرداروں کا ذکر عمومی کردار نگاری کے ضمن میں کرتے ہیں۔

جدید تناظر میں، ماحولیاتی تنقید (ecocriticism)، جو ادب اور طبعی ماحول (بشمول جانور) کے مابین تعلق کا مطالعہ کرتی ہے (Glotfelty & Fromm, 1996, "The Ecocriticism Reader")، اور حیوانات کے مطالعات (animal studies)، جو جانوروں کی حیثیت، ان کے حقوق، اور انسانی ثقافت میں ان کی نمائندگی پر بحث کرتے ہیں (Wolfe, 2003, "Zoontologies: The Question of the Animal")، پریم چند کے جانوروں کے کرداروں کی تفہیم اور ان کی ادبی اہمیت کو سمجھنے کے لیے نئے اور مفید تناظر فراہم کر سکتے ہیں۔ یہ مقالہ ان نظریاتی پہلوؤں کو بھی مد نظر رکھتے ہوئے پریم چند کے اس اہم مگر نسبتاً کم توجہ یافتہ گوشے کو روشن کرنے کی کوشش کرے گا اور یہ واضح کرے گا کہ پریم چند کی جانوروں کی دنیا کی تفہیم کس قدر گہری اور بصیرت افروز تھی، اور کس طرح وہ اپنے عہد کے ایک حساس اور باشعور مبصر تھے جو نہ صرف انسانی سماج بلکہ فطرت اور اس کی دیگر مخلوقات کے ساتھ انسان کے رشتے کو بھی اہمیت دیتے تھے۔

3. نظریاتی چوکھٹا: ماحولیاتی تنقید، حیوانات کے مطالعات، اور اخلاقیات کا تصور

اس مقالے کا نظریاتی چوکھٹا ماحولیاتی تنقید، حیوانات کے مطالعات، اور اخلاقی فلسفے کے متعلقہ تصورات پر مبنی ہے تاکہ پریم چند کے افسانوی ادب میں جانوروں کے کرداروں کی نمائندگی، ان کے انسانی کرداروں کے ساتھ تعلق، اور ان کے علامتی و اخلاقی مضمرات کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

- **ماحولیاتی تنقید (Ecocriticism):** یہ ادبی اور ثقافتی تنقید کی ایک ایسی شاخ ہے جو انسانی ثقافت (بشمول ادب) اور طبعی ماحول (physical environment) کے مابین تعلق کا مطالعہ کرتی ہے۔ ماحولیاتی تنقید اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ ادب کس طرح فطرت، جنگلی حیات، اور ماحولیاتی مسائل کو پیش کرتا ہے، اور کس طرح یہ انسان کے فطرت کے ساتھ رشتے پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے

("Buell, 1995, "The Environmental Imagination)۔ پریم چند کے ادب میں، جہاں دیہی زندگی اور زراعت مرکزی حیثیت رکھتے ہیں، جانور فطری ماحول کا ایک اہم حصہ ہیں، اور ان کا مطالعہ ماحولیاتی تنقید کے زاویے سے اہم ہے۔

- **حیوانات کے مطالعات (Animal Studies)**: یہ ایک بین العلومی (interdisciplinary) شعبہ ہے جو جانوروں کی حیاتیاتی، ثقافتی، اور اخلاقی حیثیت کا مطالعہ کرتا ہے۔ یہ اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ انسان جانوروں کو کس طرح دیکھتے، سمجھتے، اور ان کے ساتھ سلوک کرتے ہیں، اور کس طرح جانوروں کو انسانی ثقافت، زبان، اور ادب میں نمائندگی دی جاتی ہے۔ حیوانات کے مطالعات اکثر "نوع پرستی" (speciesism) یعنی انسانوں کو دیگر انواع پر فوقیت دینے کے تصور—پر تنقید کرتے ہیں اور جانوروں کے حقوق اور ان کی فلاح و بہبود کے مسائل پر زور دیتے ہیں ("Singer, 1975, "Animal Liberation)۔ پریم چند کے جانور کرداروں کا تجزیہ اس نظریے کی روشنی میں کیا جا سکتا ہے کہ وہ کس حد تک جانوروں کو ایک خود مختار وجود کے طور پر پیش کرتے ہیں۔
- **اخلاقی فلسفہ اور جانوروں کی اخلاقی حیثیت (Moral Philosophy and the Moral Status of Animals)**: اخلاقی فلسفہ اس بات پر بحث کرتا ہے کہ جانوروں کی اخلاقی حیثیت کیا ہے، اور کیا انسانوں کے جانوروں کے ساتھ کوئی اخلاقی فرائض ہیں؟ بعض فلاسفہ (مثلاً کانٹ) نے جانوروں کو محض انسانوں کے استعمال کی اشیاء قرار دیا، جبکہ دیگر (مثلاً بینتھم، سنگر، ریگن) نے ان کے درد اور تکلیف محسوس کرنے کی صلاحیت کی بنا پر انہیں اخلاقی غور و فکر کا مستحق سمجھا (Regan, 1983, ""The Case for Animal Rights)۔ پریم چند کے افسانوں میں، جانوروں کے ساتھ ہونے والا سلوک اکثر انسانی کرداروں کی اخلاقی پستی یا بلندی کا پیمانہ بن جاتا ہے۔

اس نظریاتی چوکھٹے کی روشنی میں، پریم چند کے ان جانوروں کے کرداروں، انسانی کرداروں کے ساتھ ان کے تعاملات، ان کے ساتھ ہونے والے سلوک، اور اس سلوک کے اخلاقی و سماجی مضمرات کا تجزیہ کیا جائے گا، اور یہ سمجھنے کی کوشش کی جائے گی کہ پریم چند کس طرح جانوروں کی دنیا کو ایک منفرد اور اہم سماجی و اخلاقی حقیقت کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اس کے ذریعے انسانی سماج پر کیا تنقید کرتے ہیں۔

4. تجزیہ و مباحثہ: پریم چند کے افسانوی ادب میں جانوروں کے کردار، ان کی اہمیت، اور علامتی و اخلاقی مضمرات

پریم چند کا افسانوی کائنات ایسے جانوروں کے کرداروں سے بھرا پڑا ہے جو نہ صرف کہانی کے پلاٹ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں بلکہ انسانی جذبات، سماجی رشتوں، اور اخلاقی اقدار کی بھی عکاسی کرتے ہیں۔ ان کرداروں کے ذریعے پریم چند انسانی فطرت کی پیچیدگیوں اور فطرت کے ساتھ انسان کے رشتے کو اجاگر کرتے ہیں۔

4.1 وفاداری، دوستی، اور مزاحمت کی علامت: "دو بیلوں کی کتھا" کے ہیرا اور موتی

پریم چند کی شہرہ آفاق کہانی "دو بیلوں کی کتھا" (پریم چند، مان سروور، جلد اول) دو بیلوں، ہیرا اور موتی، کی دوستی، وفاداری، اپنے مالک جھوری سے محبت، اور ظلم و استحصال کے خلاف ان کی مشترکہ مزاحمت کی ایک لازوال داستان ہے۔ یہ کہانی جانوروں کو محض بے زبان مخلوق کے طور پر نہیں بلکہ احساسات، سوچ، اور کسی حد تک اخلاقی شعور رکھنے والے کرداروں کے طور پر پیش کرتی ہے۔ ہیرا اور موتی نہ صرف ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں بلکہ مشکل حالات میں ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑتے۔ جب انہیں جھوری کے سالے گیا کے حوالے کیا جاتا ہے، تو وہ اس کے ظالمانہ سلوک کے خلاف بغاوت کرتے ہیں، بھاگ نکلتے ہیں، اور کئی مصیبتوں کا سامنا کرنے کے بعد بالآخر اپنے مالک کے پاس واپس

پہنچتے ہیں۔ان کا یہ سفر آزادی کی جدوجہد اور ظلم کے خلاف مزاحمت کی ایک طاقتور علامت بن جاتا ہے۔پریم چند نے ان بیلوں کے ذریعے انسانی اقدار (دوستی، وفاداری، ہمت، آزادی کی خواہش) کو جانوروں میں منتقل کر کے ایک طرف تو جانوروں کی عظمت کو اجاگر کیا ہے، تو دوسری طرف ان انسانوں پر طنز کیا ہے جو ان اقدار سے عاری ہوتے ہیں۔یہ کہانی حیوانات کے مطالعات کے اس نقطہ نظر کی تائید کرتی ہے جو جانوروں کو محض حیاتیاتی وجود نہیں بلکہ پیچیدہ جذباتی اور سماجی زندگی رکھنے والے جاندار سمجھتا ہے۔

4.2. کسان کا ساتھی، ہمدرد، اور بے زبان گواہ: "پوس کی رات" کا جبرا اور "گودان" کے جانور

- **"پوس کی رات" کا جبرا (کتا):** افسانہ "پوس کی رات" (پریم چند، کلیات پریم چند، جلد اول، 2000) میں کسان ہلکو کا کتا جبرا محض ایک پالتو جانور نہیں، بلکہ سخت سردی کی رات میں اس کا واحد ساتھی، ہمدرد، اور اس کی بے بسی کا گواہ ہے۔ہلکو جب سردی سے ٹھٹھرتا ہے تو جبرا اس کے پاس آکر گرمی پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ہلکو بھی اپنی غربت کے باوجود جبرا سے محبت کرتا ہے اور اس کا خیال رکھتا ہے۔ان دونوں کے درمیان ایک گہرا جذباتی رشتہ ہے جو انسانی اور حیوانی دنیا کے درمیان تفریق کو کم کرتا ہے۔جبرا کی موجودگی ہلکو کی تنہائی اور مایوسی کو کم کرنے کا ایک ذریعہ بھی ہے۔یہ کردار جانوروں کی انسانوں کے ساتھ ہمدردی اور وفاداری کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔
- **"گودان" میں گائے کی مرکزی اہمیت اور دیگر جانور:** پریم چند کا شاہکار ناول "گودان" (پریم چند، گودان، اشاعتِ اول 1936) میں گائے (جسے ہوری خریدنے کی خواہش رکھتا ہے) نہ صرف ایک معاشی وسیلہ ہے بلکہ ہندوستانی دیہی سماج میں اس کی ایک گہری ثقافتی، مذہبی، اور جذباتی اہمیت بھی ہے۔ہوری کے لیے گائے کا حصول سماجی وقار اور مذہبی تکمیل کی علامت ہے۔ناول میں گائے کے ساتھ ہونے والا سلوک (اسے زہر دینا، اس کی موت) دراصل دیہی سماج میں موجود اخلاقی گراوٹ اور باہمی دشمنی کی عکاسی کرتا ہے۔اس کے علاوہ، ناول میں دیگر جانوروں (بیل، بچھڑے) کا ذکر بھی دیہی معیشت اور کسان کی زندگی میں ان کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ان جانوروں کا دکھ درد اکثر کسان کے اپنے دکھ درد سے جڑا ہوتا ہے۔پریم چند دکھاتے ہیں کہ کس طرح جانور، جو کسان کی روزی روٹی کا ذریعہ ہیں، خود بھی اسی استحصالی نظام کا شکار ہوتے ہیں جس کا شکار کسان ہے۔یہ ماحولیاتی تنقید کے اس پہلو کو بھی روشن کرتا ہے جہاں انسان اور جانور دونوں ایک مشترکہ ماحولیاتی اور سماجی نظام کا حصہ ہیں اور ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔

4.3. جانور بطور اخلاقی آئینہ اور انسانی بے حسی کا شکار: متفرق افسانے

پریم چند کے متعدد دیگر افسانوں میں بھی جانوروں کے کردار انسانی اخلاقیات کے لیے ایک آئینے کا کام کرتے ہیں یا انسانی بے حسی اور ظلم کا شکار ہوتے نظر آتے ہیں۔بعض کہانیوں میں جانور انسانوں سے زیادہ وفاداری، محبت، اور قربانی کا مظاہرہ کرتے ہیں، جس سے انسانی کرداروں کی خود غرضی اور اخلاقی پستی مزید نمایاں ہو جاتی ہے۔مثال کے طور پر، بعض کہانیوں میں ایک کتا اپنے مالک کے لیے جان دے دیتا ہے، یا ایک گھوڑا اپنے سوار کو بچا لیتا ہے۔دوسری طرف، ایسی کہانیاں بھی ہیں جہاں انسان جانوروں پر بے جا ظلم کرتے ہیں، انہیں بھوکا پیاسا رکھتے ہیں، یا ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام لیتے ہیں۔یہ کہانیاں انسان کے فطرت اور دیگر مخلوقات کے ساتھ اس کے غیر اخلاقی اور استحصالی رویے پر ایک گہری تنقید پیش کرتی ہیں۔یہ اخلاقی فلسفے کے ان سوالات کو بھی جنم دیتی ہیں کہ کیا انسانوں کا جانوروں کے ساتھ کوئی اخلاقی فرض ہے، اور کیا جانوروں کو بھی درد اور تکلیف محسوس کرنے والی مخلوق کے طور پر اخلاقی غور و فکر کا مستحق سمجھا جانا چاہیے؟

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal Impact Factor 5.69 ISSN No. 2456-1665

4.4. فطرت سے دوری اور شہری زندگی میں جانوروں کی حیثیت

پریم چند کے بعض شہری پس منظر کے افسانوں میں، اگرچہ جانوروں کا کردار دیہی افسانوں کی طرح مرکزی نہیں ہوتا، لیکن ان میں بھی جانوروں کی موجودگی یا عدم موجودگی شہری زندگی اور فطرت سے انسان کی بڑھتی ہوئی دوری کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ شہری ماحول میں، جانور اکثر پالتو جانور (pets) تک محدود ہو جاتے ہیں یا انہیں محض تفریح (مثلاً چڑیا گھر) یا معاشی فائدے (مثلاً دودھ یا گوشت کے لیے پالے جانے والے جانور) کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ ان کا وہ قریبی اور باہمی انحصار کا رشتہ جو دیہی زندگی میں انسان اور جانور کے درمیان پایا جاتا ہے، شہری زندگی میں کمزور پڑ جاتا ہے۔ یہ پہلو ماحولیاتی تنقید کے اس نکتے کو بھی اجاگر کرتا ہے کہ جدید شہری کاری کس طرح انسان کو فطرت اور اس کی دیگر مخلوقات سے بیگانہ کر رہی ہے۔

5. پریم چند کا جانوروں کے بارے میں نقطہ نظر: ہمدردی، حقیقت پسندی، اور اخلاقی پیغام

پریم چند کا جانوروں کے بارے میں نقطہ نظر محض جذباتی یا رومانی نہیں، بلکہ وہ حقیقت پسندی، گہری ہمدردی، اور ایک واضح اخلاقی پیغام پر مبنی ہے۔

- **ہمدردی اور احساسِ ذمہ داری:** وہ جانوروں کے دکھ درد، ان کی ضروریات، اور ان کے احساسات کو سمجھتے اور پیش کرتے ہیں۔ ان کی تحریروں سے یہ احساس ہوتا ہے کہ انسانوں کو جانوروں کے ساتھ ہمدردی، شفقت، اور ذمہ داری کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔
- **حقیقت پسندی:** وہ جانوروں کو دیہی معیشت اور سماجی زندگی کی ایک ناقابل تردید حقیقت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ وہ ان کی معاشی اہمیت کے ساتھ ساتھ ان کے جذباتی اور ثقافتی پہلوؤں کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔
- **انسانی اخلاقیات پر تنقید:** وہ جانوروں کے ساتھ ہونے والے سلوک کو انسانی اخلاقیات کا ایک پیمانہ بناتے ہیں۔ جو کردار جانوروں پر ظلم کرتے ہیں، وہ اکثر دیگر انسانی رشتوں میں بھی خود غرض اور بے حس ہوتے ہیں۔
- **فطرت سے ہم آہنگی کا پیغام:** بالواسطہ طور پر، پریم چند کا فن انسان اور فطرت (بشمول جانور) کے مابین ایک ہم آہنگ، متوازن، اور اخلاقی رشتے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ وہ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ فطرت اور اس کی مخلوقات کا استحصال بالآخر انسانی سماج کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

6. نتائج (Conclusion)

اس تحقیقی اور تجزیاتی مطالعے سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ منشی پریم چند کا افسانوی بیانیہ نہ صرف انسانی سماج کی گہری اور حقیقت پسندانہ عکاسی کرتا ہے، بلکہ اس میں جانوروں کے کرداروں کی نمائندگی بھی ایک اہم، کثیر الجہت، اور فکری طور پر بھرپور جہت رکھتی ہے۔ ماحولیاتی تنقید، حیوانات کے مطالعات، اور اخلاقی فلسفے کے نظریات کی روشنی میں ان کے کام کا تجزیہ یہ واضح کرتا ہے کہ پریم چند جانوروں کو محض کہانی کے پس منظر یا انسانوں کے استعمال کی اشیاء کے طور پر نہیں دیکھتے تھے، بلکہ وہ انہیں احساسات، جذبات، اور بعض اوقات ایک واضح اخلاقی حس رکھنے والے جاندار کرداروں کے طور پر پیش کرتے تھے۔

پریم چند نے اپنی کہانیوں اور ناولوں ("دو بیلوں کی کتھا"، "پوس کی رات"، "گؤدان") میں ہیرا، موتی، جبرا، اور دیگر جانوروں کے کرداروں کے ذریعے انتہائی فنکارانہ مہارت سے یہ دکھایا کہ کس طرح جانور انسانی زندگی، خصوصاً دیہی معیشت اور سماج، کا ایک لازمی حصہ ہیں، کس

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 5.69
ISSN No. 2456-1665

طرح وہ انسانوں کے ساتھ گہرے جذباتی رشتے قائم کرتے ہیں، اور کس طرح وہ بعض اوقات انسانوں سے زیادہ وفاداری، محبت، قربانی، اور اخلاقی برتری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ انہوں نے جانوروں کے ساتھ ہونے والے انسانی سلوک کو انسانی اخلاقیات کا ایک پیمانہ بنایا اور اس کے ذریعے انسانی سماج کی خودغرضی، بے حسی، اور منافقت کو بے نقاب کیا۔

پریم چند کا فن اس بات کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ کس طرح انسانی سماج، اپنی ترقی اور مادی خواہشات کی دوڑ میں، نہ صرف دیگر انسانوں کا استحصال کرتا ہے بلکہ فطرت اور اس کی دیگر بے زبان مخلوقات کے ساتھ بھی ایک غیر منصفانہ، استحصالی، اور بعض اوقات ظالمانہ رویہ اختیار کرتا ہے۔ ان کی تحریریں بالواسطہ طور پر انسان اور فطرت (بشمول جانور) کے مابین ایک ہم آہنگ، متوازن، اور اخلاقی رشتے کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔

پریم چند کا ادبی ورثہ، جانوروں کے کرداروں کی اس منفرد اور ہمدردانہ تصویر کشی کی بدولت، آج کے دور میں، جب ماحولیاتی بحران، حیاتیاتی تنوع کا خاتمہ، اور جانوروں کے حقوق جیسے مسائل عالمی سطح پر اہمیت اختیار کر چکے ہیں، ایک نئی معنویت اور relevancy حاصل کر لیتا ہے۔ ان کا کام ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ انسانیت کا دائرہ صرف انسانوں تک محدود نہیں، بلکہ اس میں کرہ ارض کی تمام مخلوقات شامل ہیں، اور ایک صحت مند اور اخلاقی معاشرے کی تشکیل کے لیے ہمیں فطرت اور اس کی تمام زندہ ہستیوں کے ساتھ ہمدردی، احترام، اور ذمہ داری کا رشتہ قائم کرنا ہوگا۔ پریم چند کی یہ گہری ماحولیاتی اور اخلاقی بصیرت انہیں بیسویں صدی کے عظیم ترین انسانیت دوست اور دور اندیش ادیبوں کی صف میں ایک ممتاز اور لازوال مقام عطا کرتی ہے۔

7. حوالہ جات (References)

- امرت رائے۔ (1962)۔ قلم کا سپاہی۔ ہنس پرکاشن۔
- پریم چند، منشی۔ (1936)۔ گؤدان۔ سرسوتی پریس۔
- پریم چند، منشی۔ (2003)۔ مان سرور (جلد اول) (افسانوی مجموعہ، بشمول "دو بیلوں کی کتھا")۔ دارالمصنفین شبلی اکیڈمی اعظم، گڑھ
- پریم چند، منشی۔ (2000)۔ کلیاتِ پریم چند (جلد اول و دیگر متعلقہ جلدیں، افسانے) (مرتبہ، مدن گوپال)۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان۔ (اس کلیات میں "پوس کی رات" اور دیگر متعلقہ افسانے شامل ہیں)۔
- رئیس، قمر۔ (1990)۔ پریم چند کا تنقیدی مطالعہ (تیسرا ایڈیشن)۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس۔
- نارنگ، گوپی چند۔ (2013)۔ اردو افسانہ: روایت اور مسائل (نیا ایڈیشن)۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس۔
- Buell, L. (1995). The Environmental Imagination: Thoreau, Nature Writing, and the Formation of American Culture. Harvard University Press.
- Glotfelty, C., & Fromm, H. (Eds.). (1996). The Ecocriticism Reader: Landmarks in Literary Ecology. University of Georgia Press.
- Regan, T. (1983). The Case for Animal Rights. University of California Press.
- Singer, P. (1975). Animal Liberation: A New Ethics for Our Treatment of Animals. Avon Books.
- Wolfe, C. (2003). Zoontologies: The Question of the Animal. University of Minnesota Press.